فتاویٰ کراماتِ غوثیہ
مصنف
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ
ناشر
رضویہ رفاعیہ دار الاشاعت
مقام بھڑ بنیا جاگیر، پوسٹ مہراج گنج، ضلع بستی (یوپی)

نام کتاب : فتاویٰ کرامات غوثیہ

تصنیف : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

پروف ریڈنگ : اشتیاق احمد خان رضوی مصباحی امجدی
(دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج بستی)

باہتمام : ضیاء المصطفیٰ قادری مقام پھریندا جاگیر، بستی، یوپی

ناشر : حضرت پیر طریقت عامل شریعت صوفی ملت صوفی محمد سلیم صاحب خلیفہ قادری، رفائی، رضوی پھریندا جاگیر، پوسٹ مہراج گنج، ضلع بستی (یوپی) ۲۷۲۱۳۲

کمپوزر : (ممتاز احمد) ایڈوانس کمپیوٹر سینٹر موتی گنج چوراہا، ایس نگر

تعداد : ۱۱۰۰

اللہ تعالی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)

اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سد راہ ہوئے، اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ قول مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیا جائے ہاں سند محدثانہ نہیں -- پھر نہ ہو -- اس جگہ اسی قدر بس ہے --- سند معنعن کی حاجت نہیں کما بیناہ فی رسالتنا "ھدی الحیران فی نفی الفیٔ عن سید الاکوان" (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "ہدی الحیران فی نفی الفیٔ عن سید الاکوان" میں اسے بیان کیا ہے۔ت)

امام جلال الدین سیوطی نے "مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء" میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ "بابی انت وامی یا رسول اللہ الخ" (یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ت) کی نسبت فرماتے ہیں:

لم اجدہ فی شیٔ من کتب الحدیث الاثر (الی قولہ) بالاحکام	میں نے یہ روایت کسی کتاب حدیث میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اور امام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اور ایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے تعلق نہیں۔

اور یہ تو کسی سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلان عن فلان میں منحصر نہیں، وہاں ہزار ہا ابواب وسیعہ واسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں سے کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں، تو اپنے طریقہ سے نہ پانے کو ان کی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے۔